اللہ نور السمٰوٰت والارض

مشتاقانِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ کہ یہ مثنوی

مسمّیٰ بہ

نورِ تجلّی

تصنیفِ لطیف استاذ الاساتذہ ملک الشعرا مفتی منشی امیر احمد امیر مینائی لکھنوی رح

باہتمام

جناب مولوی محمود احمد صاحب انور مینائی

امیر المطابع حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

سنہ ۱۳۳۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری عز اسمہ

ستائش کے قابل تو وہ ذات ہے — مگر منہ ہے چھوٹا بڑی بات ہے
کرے حمد خالق کی مخلوق کیا — کہ بندہ ہے مصنوع صانع خدا
گمان سے بری وہم سے ہے وہ دور — پھر ادراک کا قصد بھی ہی قصور
بشر کیا ملک کی بھی ہے عقل دنگ — قلم تک سر لوح ہی سر بسنگ
بشر اور قصد ثنائے خدا — خطا ہے خطا ہے خطا ہے خطا
در آیا ہے ذرے مین صحرا کہین — سمایا ہے قطرے مین دریا کہین
عبث ہے جو اس کا کرے حوصلا — سمٹ کر چمن آئے غنچہ مین کیا
کتان کا قمر پر چلے خاک زور — نہ مہتاب تک اڑ کے پہنچے چکور
جب اس راستے مین گذارا نہین — سوا عجز کے کوئی چارا نہین
مناسب ہے اقرار ہو عجز کا — ثنا سے ترا عجز ہی ہے ثنا
مین عاجز ہون عاجز ہی تو پکار — اسی دام مین ہوگا عنقا شکار

مناسب نہین دست و پا ہارنا | یہان جیت ہمت کا ہے ہارنا

نعتِ جناب رسالتمآب صلعم

ارادہ ہے اب نعتِ احمدؐ لکھون | پس حمد مدحِ محمدؐ لکھون
وہ احمدؐ کہ سر دفترِ انبیاؑ | وہ احمدؐ کہ ہے سرورِ انبیاؑ
وہ احمدؐ کہ ہے باعثِ خلقِ کُل | وہ احمدؐ کہ عالم چمن ہے وہ گُل
وہ احمدؐ کہ لولاک اُس کی ہے شان | وہ احمدؐ کہ عالم ہے قالب وہ جان
وہ احمدؐ کہ یہ چرخِ فیروزہ فام | ہے اک سبزہ رنگ اُس کے گھر کا غلام
وہ احمدؐ کہ شمس و قمر روز و شب | اُسی کی ہوا مین ہین گرمِ طلب
وہ دریاے قدرت مین دُرِّ یتیم | وہ گلزارِ وحدت مین خوشبو نسیم
کنیزی پہ اُس کی ہے حورون کو ناز | غلامی سے غلمان کو ہے امتیاز
زمانے کا عیسیٰ اخدا کا حبیب | دو عالم ہے بیمار وہ ہے طبیب
وہ مختارِ درگاہِ ربِّ جہان | وہ ہے حامی و شافعِ عاصیان
درود اُس پر اور آل و اصحاب پر | سلام اُس پر اور اُس کے احباب پر

سببِ تالیفِ کتاب

سنو وجہ تالیف اس نظم کی | موجّہ ہے تصنیف اس نظم کی
کہ اک روز صحبت عزیزون کی تھی | بہم بزم صاحب تمیزون کی تھی
کہا مجھ سے سب نے کہ اے نیک خو | کرے نور نامہ کو موزون جو تو
تو مُشتاقون پر ہو یہ منت عظیم | کہ ہے نور نامہ جو موزون قدیم
زبان اُس کی اگلی ہے بندش ہے سُست | کہے گا جو تو شعر ہون گے وہ چُست

محمد سلیم الزمان اک عزیز — کہ ہین سب سے بڑھکر وہ صاحب تمیز
فزون اُن کا اصرار سب سے ہوا — مجھے اُن کی خاطر ہے سب سے سوا
کیا مین نے اقرار لیکن ضعیف — کہ ہون کاہشون سے نہایت نحیف
بہر کیف اک نور نامہ لیا — نظر اُس کے شعرون پہ کی جابجا
یہی دیکھکر اُسکو آیا خیال — کہ موزون احادیث سے ہو یہ حال
کہان پر حدیثون مین بسطِ کلام — کہ ہو مثنوی اُس سے موزون تمام
سیر اور تواریخ پر کی نظر — تو دیکھا کہ ہین مختلف ہمدگر
کیا ناگزیر اُن سے کچھ انتخاب — پھر اُس کو کیا نظم بہرِ ثواب
احادیث سے اور بھی معجزے — بہت معتبر جن کے موزون کیے
ہوئی مثنوی نور کی جب تمام — تو نورِ تجلی ہوا اُس کا نام
وہ سمجھے گا ہے طبع جس کی سلیم — نظر کو ہے درکار چشمِ کلیم

بیانِ پیدائشِ نورِ برکت ظہور

سُن اے عاشقِ روے پاکِ رسول — ہوا خواہ گیسوے پاکِ رسول
کہ نورِ جنابِ رسالت مآب — ظہورِ جنابِ رسالت مآب
سببِ آفرینش کا عالم کی ہے — یہی وجہ پیدائش آدم کی ہے
سما و سمک مہر و مہ روز و شب — جو کچھ فرش سے عرش تک ہے وہ سب
نہوتے نہ ہوتا جو حضرت کا نور — اسی نور سے سب نے پایا ظہور
ہوا جب یہ منظور خلاق کو — کہ پیدا کرے سارے آفاق کو
اُٹھے حسنِ مطلق کے رخ سے نقاب — کہان تک یہ پردہ کہان تک حجاب
کیا خلق نورِ رسولِ انام — علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

پھر اُس نور سے سب کو پیدا کیا
عجب کنزِ مخفی ہویدا کیا

روایت

روایت کتابون مین ہی یہ صریح
بہت معتبر صدق آئین صحیح

کہ اک روز حضرتؐ تھے اور جبرئیلؑ
جنابِ رسالت تھے اور جبرئیلؑ

اِدھر کی تھی باتین اُدھر کا تھا ذکر
نہ تشویش کوئی نہ تھی کوئی فکر

ہوے دُرفشان یون رسولِ مبین
کہ بتلاؤ اے جبرئیلِ امین

تمھاری ہے کیا عمر کتنا ہے سن
ہوے تم کو پیدا ہوے کتنے دن

دیا جبرئیلِ امین نے جواب
کہ حضرتؐ مری عمر ہے بے حساب

خداوندِ عالم ہے دانائے حال
کرون عرض تعداد مین کیا مجال

مگر اس قدر ہے مجھے بھی خبر
کہ خلقت مری سب سے ہے پیشتر

نہ ارض و سما تھے نہ یہ مہر و ماہ
نہ یہ روز و شب نے سپید و سیاہ

مگر اک ستارہ چمکتا ہوا
نہایت ہی روشن جھلکتا ہوا

گذرتے تھے لاکھون برس اُسپہ جب
نگہ سے گذرتا تھا اک بار تب

نظر سیکڑون بار آیا مجھے
اُسے مین نے اور اُس نے پایا مجھے

سُنا جب یہ حضرتؐ نے مضمون تمام
ہوا تب یہ ارشادِ خیرالانام

ستارہ نہ تھا تھا وہ میرا ہی نور
کہ دنیا مین اُس کا ہوا اب ظہور

اُسی نورِ مقبول سے متصل
الٰہی ہو روشن مری چشمِ دل

کرے شب مرے روز روشن وہ نور
اُسی سے ہو تاریکیِ قبر دور

روایت

سُنا ہے یہ مذکور بھی جا بجا — کتابون مین بھی ہے یہ مضمون لکھا

کہ پیدا ہوا جب پیمبر کا نور — تو برسون وہ نورِ سراپا سرور

فضائے تقرب مین تھا صرفِ طوف — ہوائے تقرب مین تھا صرفِ طوف

بساطِ تقرب پہ سرگرمِ ناز — نہ تھا ناز در پردہ تھا وہ نیاز

نظر مین تھی شانِ جلال و جمال — رہا سربسجدہ وہ نور ایک سال

وہ سال ایک دن جس کا دنیا کا سال — زہے قدرتِ قادرِ ذوالجلال

اسیطرح نورِ کرامت ظہور — رہا محوِ تسبیحِ ربِّ غفور

پھر اُس نور سے ایک جوہر بنا — عجب جوہرِ فیض مظہر بنا

کمال اُس پہ چشمِ عنایت ہوئی — خداوندِ عالم کی رحمت ہوئی

کیا اُسکو دس ۱۰ حصّون پر منقسم — وہ جوہر ہوا سر بسر منقسم

بنا ایک ۱ حصّے سے عرشِ عُلا — تو حصّہ ملا لوح کو دوسرا ۲

بنایا گیا تیسرے ۳ سے قلم — کہ تھا لوح کی طرح وہ بھی عدم

اسی طرح سے حصّۂ چار ۴ مین — کہ اُس سے بنے آسمان و زمین

ہوین پنجمین ۵ کا بھی ہے ماجرا — کہ وہ باعثِ آفرینش ہوا

چھٹا ۶ ساتوان ۷ آٹھوان ۸ اور نوان ۹ — یہ جتنے ہین حصّے وہ سب یکسان

ہوئی صرف پیدائشِ مہر و ماہ — اُنہین سے بنے یہ سپید و سیاہ

اُنہین سے بنے یہ بہشت و فلک — اُنہین سے بنائے گئے سب ملک

نہم ۹ حصّہ بھی صرف جب ہو چکا — جو منظور تھا حق کو سب ہو چکا

دہم ۱۰ حصّہ اُس مین سے باقی رہا — ہوا اُس کے حق مین یہ حکمِ خدا

بنے میرے محبوب کی اس سے روح — سراپا سرور و سراپا فتوح

وہان دیر کیا حکم کی دیر تھی — ہوئی خلق فی الفور روحِ نبی

ہوئی آفرینش جو اُس روح کی
جگہ عرش کے پاس اُسکو ملی

سرِ عرشِ اعظم وہ ہوکر مقیم
ہوئی صرف تسبیح ربِّ کریم

برس اُس کو گذرے جو ستّر ہزار
تو کرسی کی اُس نے بڑہائی بہار

وہان بھی رہی صرف توحیدِ رب
رہا شغل تسبیح و تحمیدِ رب

نہ تھا غیر تسبیح و تہلیل کام
ہزارون درود اُس پہ لاکھون سلام

روایت

روایت ہے ایک اسطرح بھی سنی
حکایت ہے ایک اس طرح بھی سنی

کہ پیدا ہوا جب کہ نورِ نبیؐ
عجب نورِ عرفان ظہورِ نبیؐ

کیئے خلق خالق نے بارہ حجاب
کہ ہر پردہ تھا غیرتِ آفتاب

کسی پردے کا نام قدرت ہوا
کسی پردے کا نام عظمت ہوا

حجابِ سعادت کسی کا تھا نام
حجابِ کرامت کسی کا تھا نام

اسی طرح سے اور بھی سب حجاب
ہدایت نبوت شفاعت کی باب

ہر اک پردے مین نورِ پاکِ نبیؐ
ہزارون برس تک رہا منزوی

رہا ہر جگہ شغل تسبیحِ رب
ہوے ختم مدت مین پردے وہ سب

اُٹھے روئے انور سے جب سب حجاب
ہوا جلوہ اُس حسن کا بے نقاب

تو بحرِ شفاعت مین اُترا وہ نور
برابر رہا وردِ ربِّ غفور

برس اس پہ گذرے جو پورے ہزار
تو وہ آیۂ رحمتِ کردگار

نصیحت کے دریا مین وارد ہوا
وہان بھی وہی شغلِ تسبیح تھا

ہوئے منقضی جب برس دو ہزار
تو ساحل سے کشتی ہوئی ہمکنار

ہوا غوطہ زن قلزمِ شکر مین
بنایا وطن قلزمِ شکر مین

وہاں بھی رہا حمدِ خالق کا جوش
یہی جوش تھا اور یہی تھا خروش

وہاں سے گیا سوئے شانِ صبر
پسند اُس کو آیا نہ حرمانِ صبر

پھر آیا سوئے بحرِ جود و سخا
ہزاروں برس غرق اُس میں رہا

امانت کا دریا تھا واں سی قریب
ہوا غوطہ زن اُس میں نورِ حبیب

قرین اُس سے دریا یقین کا ملا
نکل کر وہاں سے وہیں جا ملا

ہوئی واں سے جب کشتیِ عزم پار
کیا قلزمِ حلم میں پھر قرار

جب آیا قناعت کا دریا نظر
ہوا تہ نشین اُس میں مثلِ گہر

وہاں سے جو باہر نکالا قدم
لیا اک ذرا دم سنبھالا قدم

کہ بحرِ محبت تھا پیشِ نگاہ
غرض اوس میں اُترا وہ عرفان پناہ

ہزاروں برس واں شناور رہا
اُسی بحر میں مثلِ گوہر رہا

گیا اُس کا پھر پیر کر خاتمہ
کہاں تھا خدائی کا پر خاتمہ

کنارے تھے اُس بحر کے اِک بساط
قدم اُس پہ رکھا بصد احتیاط

بساط ایسی تھی وہ عریض و طویل
جہاں طول و عرضِ فلک بھی قلیل

زمین آسمان کے جو چودہ طبق
بچھائے کوئی واں ورق در ورق

نظر آئین اُس فرش پر اس طرح
کوئی ذرّہ صحرا میں ہو جس طرح

ہوا اُس جگہ نور کا جب گذر
مقامات چند آئے پیشِ نظر

مقدم مقام اُس کی توحید کا
تماشا تھا واں حق کی تقدیر کا

نظر آیا عرفان کا پھر اک مقام
وہاں معرفت ختم تھی لاکلام

پھر ایمان پھر اسلام کے تھے مقام
مقامات خوف و رجا تھے تمام

مقام اُس کے آگے ملا شکر کا
ملا صبر کا اُس کے آگے پتہ

ملے پھر مقامِ خضوع و خشوع
ہزاروں برس کی ہر اک سی رجوع

اسی طرح کے سات سو سُنئے تھے مقام
ہوئی قطع جب یہ بھی منزل کڑی
ہوئی ہم کلامی بھی اللہ سے
کہ اے میرے محبوب کی نورِ پاک
بتا دے یہ اے نور مین کون ہون
یہ سُنکر کیا نور نے التماس
کرون تیری تعریف مین کیا مجال
جو تجکو کہون اُس سے فائق ہے تو
ہوا حکم سچا ہے اے نُور تو
ہماری عبادت مین مصروف رہ
عبادت ثمر نخلِ ایمان کا ہے
یہ سنتے ہی وہ نور خاصِ خدا
کیا درمیانِ ید اللہ قیام
یونہین گذرے ستّر ہزار اُسکو سال
کیا جوشِ رحمت نے یہ دیکھکر
کہ خاص اپنی عزّ و جلالت کا نور
خدا کی طرف سے عنایت ہوا
عنایت جو دیکھی یہ اُس نور نے
کہ واجب تھا شکرِ عطائی بلند
ہوا اور منظور انظارِ حق
نمازِ سحر فرض اُس پہ ہوئی

مقامِ محبت پہ تھا اختتام
ہوا جوشِ رحمت کا قسمت لڑی
خطاب آیا کس پیار کس چاہ سے
ترا ہوگا جلوہ سمک تا سماک
عیان ہون کہ مستور مین کون ہون
رسا فہم تجھ تک نہ وہم و قیاس
کرون تیری توصیف مین کیا مجال
خداوند میرا ہے خالق ہے تو
پسند آئی ہمکو تری گفتگو
ہماری اطاعت مین مصروف رہ
اطاعت گہرِ درجِ عرفان کا ہے
بصد شوق محوِ عبادت ہوا
کڑی تھی یہ منزل مگر کی تمام
کہ قائم رہا وہ علی الاتّصال
نہالِ عبادت پھر لایا ثمر
مہ و مہر مظلم ہین جس کے حضور
یہ محبوب کو تازہ خلعت ہوا
کیا سجدہ اُس حق کے منظور نے
بہ عنوانِ شکر اور آیا پسند
کھُلے اور بھی اُسپہ اسرارِ حق
نہ اُس پر فقط بلکہ اُمّت پہ بھی

اُٹھا پھر وہ نورِ سراپا سرور
وہ نورِ سعادت کرامت ظہور

مقام ایک تھا خدمتِ خاص کا
جسے کہتے ہین مایہ اخلاص کا

وہان آکے مشغولِ طاعت ہوا
بصد شوق صرفِ عبادت ہوا

وہان بھی برس گذرے ستّر ہزار
رہا شاغلِ طاعتِ کردگار

پسند آئی محبوب کی یہ صفات
ہوا رحمتِ خلعتِ نورِ ذات

کیا سجدہ پھر شکر مین اسکے بھی
نہ چھوٹی روش کوئی آداب کی

پسند آیا خالق کو اُس کا نیاز
ہوئی ظہر کی فرض اُس پر نماز

ہوا اس طرح پانچ بار اتفاق
کہ اُس نور نے باہزار اشتیاق

ادا کی خداوند کی بندگی
بصد عاجزی و سرافگندگی

اِدھر سے تھی خدمت اُدھر سے عطا
اِدھر سے اطاعت اُدھر سے عطا

برابر ہوا خلعت اک نور کا
سراسر ہوا خلعت اک نور کا

اِدھر سے ہوا سجدہ باصد نیاز
اُدھر سے ہوئی فرض کوئی نماز

یہان تک کہ پانچون نمازین تمام
ہوئین فرض اُس پر علیہ السلام

پھر آیا یہ فرمانِ ربِّ غفور
کہ ای میری محبوب اے میرے نور

باخلاص پڑھ اب دوگانہ نماز
بجا لا صداقت سے شرطِ نیاز

بتوفیقِ خلّاق اُس نور نے
خداوندِ عالم کے منظور نے

پڑھین رکعتین دو بصدق و صفا
جو ارکان تھے وہ کیے سب ادا

ہزارون برس ہین پڑھی وہ نماز
ہوا رحمتِ خاص سے سرفراز

خطاب آیا اے نورِ عز و جلال
پسند آئی ہم کو یہ طاعت کمال

جو انعام اب ہم سے تو کر طلب
کمی ہے یہان کیا ابھی دین وہ سب

ہوا خوش بہت اس کو سُن کر وہ نور
کیا التماس اے خدائے غفور

مجھے تیری توفیق سے ہے یقین
کرے گا مجھے خاتم المرسلین

جو اُمّت کہ ہوگی مری مقتدی
نمازین یہ سب ہونگی فرض اُسپہ بھی

بشر ہون گے وہ اُنسے ہوگا قصور
پڑے گا قدم راہ سے دُور دُور

سو مین چاہتا ہون کہ اے میرے رب
عطا مجکو جو کچھ ہوا ہے وہ سب

ثوابِ قعود و ثوابِ قیام
ثوابِ تشہد ثوابِ سلام

گنہگار اُمّت کو میری ملے
سیہ کار اُمّت کو میری ملے

معاصی پہ اُن کے نظر کچھ نہ ہو
خطاؤن سے اُن کا ضرر کچھ نہ ہو

نہ ہو باز پرس اُن سے روزِ حساب
کُشادہ رہے اُن پہ رحمت کا باب

خطاب آیا اے نورِ خاصِ خدا
جو کچھ تو نے مانگا وہ ہم نے دیا

دعا ہم کو تیری پسند آگئی
تری بندگی کی ادا بھا گئی

بہت خوش ہوئے تیری خواہش سے ہم
یہی چاہیئے اے شفیعِ اُمم

بڑے شکر کی ہے حقیقت مین جا
کہ ایسا پیمبر خدا نے دیا

کیا دفع ہم سے ہمارا ضرر
شفاعت گناہون سے کی پیشتر

ہمین بھی ہے لازم کہ لیل و نہار
درود اُس پہ بھیجین ہزاران ہزار

بیانِ معجزۂ درستیِ استخوانِ شکستہ

صحیحِ بخاری مین مذکور ہے
روایت صحیح اور مشہور ہے

بَرَاء ابنِ عازب ہے راوی کا نام
سند راویون مین ہے اُن کا کلام

کہ جس وقت عبد اللہ ابنِ عتیک
جو حضرت کے انصار مین تھے شریک

گڑھی فتح کرکے پھرے شاد شاد
ہوا قتل ابو رافعِ بدنہاد

اُترنے مین زینے سے پھسلا قدم
گرے چوٹ آئی ہوا سخت الم

ہوئے ساقِ پا ٹوٹ کر چُور چُور — مگر وان سے بڑھنا تھا آگے ضرور
وہین پیچ دستار کی کھول کر — لپیٹے کئی تکلے اُس چوٹ پر
بمشکل اُٹھایا وہان سے قدم — کہ ہمراہیون سے ہون چلکر بہم
گرا سو جگہ راہ مین پائے مرد — اُٹھا اس طرح جیسے اُٹھتا ہی درد
اذیت تھی ہر چند اُس کو بڑی — مگر چل کے طے کی وہ منزل کڑی
جماعت مین اپنی جو پہنچا دلیر — چلا اِس طرح جیسے چلتا ہے شیر
خیال اُس کو آتا تھا یہ بار بار — کہ حضرت کو ہوگا مِرا انتظار
ہوئی طے بہت جلد وہ راہِ دور — ہوا حاضر آیا نبیؐ کے حضور
جو گذرا تھا سب کچھ کیا التماس — کہا اُن سے حضرت نے آ میرے پاس
کوئی لحظہ میرے قریب آکے بیٹھ — تکلف نہ کر پاؤن پھیلا کے بیٹھ
بمجبوری اُس نے بڑھایا قدم — دھرا آپ نے اُس پہ دستِ کرم
کیا مس جو اُس جائے مجروح کو — چھوا ہاتھ سے پائے مجروح کو
معاً وہ اذیت ہوا ہوگئی — مٹا درد سارا شفا ہوگئی
یہ کہتے تھے عبداللہ ابن عتیک — ہے ہڈی ٹوٹی ہوئی ایسی ٹھیک
کہ گویا کبھی چوٹ کھائی نہ تھی — کوئی مین نے تکلیف اُٹھائی نہ تھی
زہے دستِ معجز پرستِ رسول — ہوئی رنج مین جس سے راحت حصول
خوشا سر ہو جس پر وہ دستِ کرم — رہے راہِ ایمان مین ثابت قدم
الٰہی جب آئے وہ دن ہولناک — مرا ہاتھ ہو اور دامانِ پاک

معجزہ برکتِ دستِ مبارک

روایت یہ فرماتے ہین بیہقی — نہ مانے جو اس کو ہے بیشک شقی

صحابہ میں تھے آپ کے حنظلہ رض　　بڑے صاحب عزم و ذی حوصلہ
زبس شفقت اُن پر تھی مدّ نظر　　چھوا ہاتھ سے ایک دن اُن کا سر
اُسی وقت کی اُن کے حق میں دعا　　دعا کیا وہ تھی ناوکِ بے خطا
ہوا اُس توجہ کا ایسا اثر　　کہ وہ ہوگئے خود سراپا اثر
یہاں تک کہ ہوتا تھا جسکو ورم　　تو کرتا تھا مس وہ سرِ محترم
اُسی وقت ہوتی تھی صحت اُسے　　نہ رہتی تھی کوئی اذیت اُسے
کبھی تجربہ یہی حاصل ہوا　　ورم تھن سے بکری کے زائل ہوا
زہے فیضِ دستِ رسولِ انام　　علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

معجزہ برکتِ دستِ شریف آنحضرتؐ

روایت نہایت یہ ہے معتبر　　کہ زخمی ہوئے عائذ ابن عمر
جو چہرہ تھا اُن کا لہو سے بھرا　　اُسے پونچھتے جاتے تھے مصطفےٰ
ہوئے جب وہ اچھے بڑھی اُنکی قدر　　جبین اُن کی روشن ہوئی مثلِ بدر
یہ دستِ مبارک کا دیکھا اثر　　کہ وہ نُور باقی رہا عمر بھر

بیانِ معجزہ بینائی چشم نابینا

کیا معجزہ بیہقی نے رقم　　جسے ثبت کرتا ہے میرا قلم
یہ راوی ہیں عثمان ابنِ حنیف　　کہ لاحول اُن کی ہے شیطان کو سیف
کہ اک شخص آنکھوں سے معذور تھا　　نظر کچھ نہ آتا تھا مجبور تھا
رہا برسوں اس رنج سے سر بسنگ　　گیا پیشِ حضرت بہت ہوکے تنگ
یہ کی عرض اے شاہِ ہر دو سرا　　کھلیں آنکھیں دو مجھکو ایسی دعا

کہا آپ نے پہلے کرکے وضو — باخلاص دو رکعتیں پڑھ لے تو
پھر اک مختصر سی بتائی دعا — کہ اس طرح خالق سے کر التجا
یقین ہے کہ کھل جائیں آنکھیں تری — ابھی روشنی پائیں آنکھیں تری
کیا حکم پر اُس نے فوراً عمل — کہ ہو دور آنکھوں سے میری خلل
دعا پڑھتے ہی دونوں آنکھیں کھلیں — دعائیں بہت اُس نے حضرت کو دیں
حدیثوں میں وارد ہے یہ جابجا — کہ اکسیر ہے نفع میں وہ دعا
یہ ممکن نہیں شعر میں نظم ہو — رقم حاشیے پر ہے دیکھو پڑھو
لب اس کی قراءت میں جسکا ہلے — خدا سے جو مانگے وہ اُس کو ملے
زہے شانِ حضرت جو فرما دیا — جسے وقتِ حاجت جو بتلا دیا
قیامت تک اُس میں وہی ہی اثر — اُٹھاتے ہیں فیض اُس سے جن و بشر

بیانِ معجزہ شفائے مرضِ چشم

ہے ابنِ ابی شیبہ کا یہ بیان — روایت صحیحہ سے ہے بے گمان
صحابہ میں حضرت کے تھا ایک مرد — بہت نیک خو اور بہت نیک مرد
ہوا آپ کو اُس کے لاحق یہ غم — پڑے دونوں آنکھوں میں پھلّے بہم
نہ باقی رہا کچھ بھی نورِ نگاہ — گیا ہو کے مجبور نزدیکِ شاہ
کہ حضرت کریں میرے حق میں دعا — مجھے اس مرض سے ہو حاصل شفا
کیا آپ نے پڑھ کے کچھ اُن پہ دم — معاً کھل گئیں دونوں آنکھیں بہم
نہ پھلّی کا باقی رہا کچھ اثر — ہوئی زندگی کس خوشی سے بسر
یہ کہتا ہے وہ راوی خوشخصال — کہ آنکھوں سے دیکھا ہی میں نے یہ حال
کہ اسّی برس کا تھا جب اُن کا سن — بصارت کی قوت سے تھی رات دن

عہ دعا یہ ہے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی [illegible] اجابت کو پہنچتی ہے ۱۲

نگہ تیز تھی صبح ہو خواہ شام — پروتے تھے سوزن میں ڈورا مُدام

معجزہ درستیِ چشمِ مجروح

روایت یہ ہے بیہقی سے صحیح — کتابوں میں لکھی ہوئی ہے صریح

قتادہ جو بیٹے تھے نعمان کے — اُحد کی لڑائی میں جس دم لڑے

فراہم جو تھے کورِ باطن شریر — کسی کی کمان سے چلا کوئی تیر

در آیا وہ تیر آنکھ میں اس قدر — نکل کر پڑی آنکھ رخسار پر

جنابِ رسولؐ خدا نے کہا — کہو تم تو حاصل ابھی ہو شفا

جو قطعِ نظر آنکھ سے تم کرو — عوض صبر کے حق سے فردوس لو

وہ بولے کہ اے شاہِ دنیا و دین — عزیز آنکھ سے ہے بہشت برین

مگر دل ہے یک چشم ہونے سے تنگ — کہ اس نام سے مجھکو آتا ہے ننگ

درست آنکھ بھی میری کر دیجیے — دعا بہرِ فردوس بھی کیجیے

زہے خُلق و فیضِ رسالت مآب — دعائے شفا کی ہوئی مستجاب

ہوا یہ شفا بخشِ دستِ رسولؐ — کہ فوراً ہوئی صحت اُن کو حصول

یہ تھا فیضِ حضرت کا ادنیٰ ظہور — دوچنداں ہوا اُسمیں پہلے سے نور

پھر اُن کے لیے آپ نے کی دعا — کہ جنت بھی ہو اُس کو یارب عطا

زہے شانِ انعامِ محبوبِ حق — زہے ہمتِ عامِ محبوبِ حق

کہ دنیا کی بھی عیب سے دی نجات — کیا داخلِ خُلد بعدِ ممات

بیانِ معجزۂ شفائے درد

بیان کرتے ہیں یہ جنابِ امیرؑ — سپہرِ امامت کے بدرِ منیر

ہین اک بار ایسا ہوا دردمند
کہ جینے سے مرنا تھا مجکو پسند
ہوا حاضر اُس وقت حضرت کے پاس
خدا سے یہ کرتا ہوا التماس
کہ یارب جو آئی ہو میری اجل
تو آج آئے ہو آنے والی جو کل
جو یہ درد اُٹھا ہو پئے امتحان
تو دے صبر بھی اے خدائے جہان
اذیت سے دے جلد مجکو نجات
کہ ہے ارحم الراحمین تیری ذات
سنا جب یہ حضرت نے کہنا مرا
کہا پھر کہو کیا یہ تم نے کہا
کہا تھا جو مین نے کہا پھر وہی
یہ سُنکر دعا ایسی حضرت نے کی
کہ فوراً ہوئی مجکو حاصل شفا
کبھی پھر نہ وہ درد مجکو ہوا
دعا دین جسے آپ جنکین نصیب
کہان درد رہتا ہے پیش طبیب
تکلم مین عیسیٰ کا انداز ہے
طبابت نہین ہے یہ اعجاز ہے

معجزہ شفائے گنگ

یہ ابن ابی شیبہ کا ہے کلام
سُنا اُم جُندُب سے اُس نے تمام
قبیلے مین خثعم کی عورت تھی ایک
کہ تھی عورتون مین نہایت وہ نیک
وہ آئی جناب رسالت کے پاس
یہ دیکھا جو پہنچی وہ حضرت کے پاس
کہ ساتھ اُسکے لڑکا تھا اک خردسال
مگر گنگ تھا تھی زبان اُس کی لال
ہوئے اُس کی صحت کی حضرت کفیل
کہ اک ظرف سے شہ نے آب قلیل
لیا منہ مین کی کلّی اُس طفل پر
دہان و لب اُس کو ہوئی اُس سے تر
پھر اُس آب مین دھوئے ہاتھ آپنے
غسالہ دیا اُس کی مان کو کہ لے
پلا دے ابھی اس کو جتنا بچے
لگا دے وہ آنکھون مین جو کچھ بچے
کیا اُس نے ویسا ہی جیسا تھا حکم
وہ لڑکا جو خلقت مین تھا صُمٌّ و بُکم

طلاقت سے تقریر کرنے لگا　　فصاحت کا دم وم مین بھرنے لگا
ہوا عقل و دانش مین مشہور دہر　　وہ ضرب المثل ہوگیا شہر شہر
تکلف نہین گنگ نے کی جو بات　　کہ آبِ دہن تھا وہ آبِ حیات

معجزہ شفائے مجنون

روایت ہے یہ ابنِ عباسؓ سے　　حکایت ہے یہ ابنِ عباسؓ سے
کہ اک عورت آئی حضورِ رسولؐ　　بہت غم رسیدہ و نہایت ملول
لیے اپنے بیٹے کو ہمراہ تھی　　مگر ہر قدم نالہ تھا آہ تھی
کہ فرزند تھا مبتلائے جنون　　سوار اُس کے سر پر بلائے جنون
دھرا آپ نے اُس کے سینے پہ ہاتھ　　تو قے آگئی ہاتھ دھرنے کے ساتھ
عجب پیٹ سے نکلی کالی بلا　　نہ تھی قے خدا نے نکالی بلا
یہ کہتا ہے راوی کہ بے اشتباہ　　بلا تھی وہ کُتّے کا پلا سیاہ
نکلتے ہی اُس کے وہ اچھا ہوا　　بلا ٹل گئی مُردہ زندہ ہوا
جو ہاتھ ایسا ضیغم لگائے اُسے　　بلا بن کے سگ کیا ستائے اُسے

معجزہ زندہ شدنِ مُردہ

بیان کرتے ہین یون جنابِ انسؓ　　سند ہین نہ کر اس کی کچھ پیش و پس
کہ انصارِ حضرت مین تھا اک جوان　　ہوئی جان جب تن سے اُسکے روان
مین اُس کے سرہانے جو موجود تھا　　تنِ مردہ پر مین نے ڈالی ردا
تھی آنکھون سے معذور جو اُسکی مان　　کھلا اُس پہ جسدم یہ رازِ نہان
وہ رو رو کے فریاد کرنے لگی　　ہوا جان پر صدمہ مرنے لگی

کہا ہاتھ اُٹھا کر اے میرے رب — عیان تجھ پہ ہین راز عالم کے سب
نہین تجھ پہ مخفی کہ یہ مو سفید — بڑھاپے مین رکھتی نہ تھی یہ امید
کہ فرزند مرجائے میرا جوان — مٹے نام میرا مین ہون بے نشان
یہ امید تھی وقت ہجرت مجھے — کہ پیش آئے گی جو مصیبت مجھے
کرے گا مدد میری تیرا حبیبؐ — نہ ہو داغ یارب یہ مجکو نصیب
کیا یون جناب انسؓ نے عیان — مین سنتا تھا یہ اُس کا سارا بیان
کہ ناگاہ زندہ وہ مردہ ہوا — شگفتہ وہ نخل فسردہ ہوا
ہوئی اُس کو صحت اُٹھا ایک بیک — مرض کیا نہ باقی رہا ضعف تک
نہ دم بھر بھی اُسنے تامل کیا — مرے ساتھ کھانا تناول کیا
یہ در پردہ اعجاز حضرتؐ کا تھا — کہ چاہی جو امداد وقت دعا
خدا نے معاً وہ دعا کی قبول — زہے فیض نام جناب رسولؐ
نہین اسمین شک ہے یہ ایمان کی بات — کہ ہے نام حضرتؐ کا آب حیات
توجہ جو محبوب یزدان کرین — مسیحائی اُمت کی بڑھ بیان کرین

معجزہ گواہی دادن مُردہ برسالت آنحضرتؐ

یہ راوی ہین نعمان ابن بشیرؓ — روایات ہین اُن سے مروی کثیر
کہ انصار حضرتؐ مین تھے ایک مرد — بڑے پاک باطن بڑے نیک مرد
تھی کنیت بن خارجہ زیدؓ نام — صفات اُن کی ممدوح ہر خاص و عام
اجل اُن کی جب آئی پائی وفات — مٹا لوح ہستی سے نقش حیات
وہ تھا وقت مغرب قریب عشا — کہ گھر مین ہوا اُن کے ماتم بپا
بھرا تھا عزیز و اقارب سے گھر — بہت عورتین نوحہ خوان لاش پر

صدا دفعتہً آئی اُس لاش سے — نہ چلاّئے اب کوئی بس چپ رہے
وہ آواز سُنکر ہوئے سب خموش — لگے سُننے سرتا قدم ہوگئے ہوش
کہا زید نے اُس گھڑی یہ کلام — کہ برحق ہین بے شک رسولِ انام
بلاریب ہین خاتم الانبیاؐ — یہی لوحِ محفوظ مین ہے لکھا
یہ کہکر کہا سچ ہے قولِ رسولؐ — مکرر کہا سچ ہے قولِ رسولؐ
صحابہؓ کی پھر اُس نے تعریف کی — مناسب تھی جو کچھ وہ توصیف کی
یہ کہکر خطاب اُس نے پھر یون کیا — کہ تجھ پر سلام اے رسولِ خداؐ
یہ مضمون جو کہکر وہ چپکے ہوئے — تو مردہ نظر آئے جیسے کہ تھے
ہے یہ بھی تو اعجازِ خاصِ نبیؐ — گواہی رسالت کی مُردے نے دی

معجزہ برکتِ دعائے حضرتؐ

انسؓ کرتے ہین حال اپنا بیان — کہ ہمراہ لے کر مجھے میری مان
ہوئین حاضرِ بزمِ خاصِ جنابؐ — رسالت مآب و نبوت مآبؐ
کیا آپ سے اس طرح التماس — ہین اس وقت آئی ہون حضرت کے پاس
کہ حضرت کا ادنےٰ ملازم انسؓ — ملازم کا کیا ذکر خادم انسؓ
دعا کا ہے حضرت کی امیدوار — مناسب ہے اے آیۂ کردگار
دعا کثرتِ مال و اولاد کی — کرین آپ خادم کے حق مین ابھی
یہ سُنکر ہوئے آپ یون دُرفشان — کہ اے خالق و رازقِ انس و جان
انسؓ کو بہت مال و فرزند دے — دیا ہے جو کچھ اُس سے وہ چند دے
انسؓ کہتے ہین کھا کے حق کی قسم — مرا مال بڑھتا گیا دمبدم
ہوئی کثرت اولاد کی اسقدر — ہوا اُن سے معمور و آباد گھر

مرے بیٹے اور سب مری بیٹیاں | اور اولاد اُن سب کی خُرد و کلاں
گِنوں مین تو ہوتی ہین سَو کی قریب | کسے ہوتی ہے ایسی دولت نصیب
یہ بات ابنِ جوزی سے منقول ہے | بیان جس کا عالم کو مقبول ہے
کہ ڈو بار پھل لاتے تھے ہر برس | درختانِ انگورِ باغِ انس ؓ

روایت مشتمل بر اصابتِ رائے آنحضرت ؐ

سُنا ہے کہ جب کعبۂ محترم | قریشی بنانے لگے سب بہم
کہ سیلاب سے اُسکے پہلے بنا | شکستہ نظر آتے تھے جابجا
کبھی ہمدگر ہوتی تھی کچھ نزاع | نہ کرتا تھا ایک ایک کا اتّباع
یہان تک کہ جب بن چکا وہ مقام | ہوئی اُس کی تعمیر بالکل تمام
لگے بحث کرنے سب آپس باہم | دھرین سنگِ اسود کو کعبے مین ہم
شرافت پہ تھا ناز ہر ایک کو | نجابت پہ تھا ناز ہر ایک کو
شرف کا تھا اپنے جو سبکو خیال | لگا ایک سے ایک کرنے ملال
پس از بحث آپس مین ٹھہری یہ بات | گزر جانے دو ایک دن ایک رات
جو کل صبح مسجد مین رکھے قدم | جو ہو رائے اُس کی وہی ہو حکم
خدا کی یہ قدرت کہ وقتِ سحر | مقدّم گئے سب سے خیر البشر ؐ
قریش آپ کو دیکھ کر خوش ہوے | بیان حال سارا کیا آپ سے
کہا آپ اس امر مین ہین حکم | جو کچھ حکم ہو وہ بجا لائین ہم
ہر اک کی یہ مرضی کہ مجھ سے کہین | ہر اک چاہتا تھا مجھے حکم دین
وہ عقل آپ کو حق نے کی تھی عطا | کہ کرتے نہ تھے وہ کسی جا خطا
کیا فیصلہ آپ نے طرفہ تر | کہ راضی ہوئے سب ہوا دفع شر

کہا بحث بیجا ہے اس مین کرو
وہ سنگ ایک چادر مین پہلے دھرو

قبیلے یہ جتنے ہین اُن مین سے ایک
چُنا جائے وہ جو کہ ہو سب سے نیک

جب اس طرح چند آدمی چھٹ چکین
تو جتنے قریشی ہین سب اون وین

کہ چادر کو وہ آدمی تھام کر
چلین جانبِ کعبہ لے کر حجر

اسی طرح پہنچین قریبِ حرم
اُتارین وہان اور یہ سوچین ہم

کہ لانے مین اُس کی ہوے سب شریک
اُٹھانے مین اُس کی ہوے سب شریک

شرف ایک سا سب کو حاصل ہوا
سعادت مین ہر ایک داخل ہوا

رہا نصب کرنا اُسے بر محل
سو تدبیر اُس کی یہ ہے بے خلل

کہ تم سب کرو مجکو اپنا وکیل
کرون نصب ہو کر تمھارا وکیل

نہ لائے کوئی تم مین سے دلمین فرق
نہین کچھ وکیل و موکل مین فرق

یہ وہ شکل ہے جس مین سب آدمی
ہوے مستفیض اُس کو رکھنے سے بھی

قریشی یہ سُنکر ہوے شادمند
کہ یہ فیصلہ سب کو آیا پسند

ہٹی جنگ حضرت جو قاضی ہوے
مخالف تھے جتنے وہ راضی ہوے

اسی پر کیا سب نے آخر عمل
رہی اُن مین باقی نہ جنگ وجدل

مناجاتِ خاص

الہی جو نورِ تجلی پڑھے
ضیا آنکھ کی نور دل کا بڑھے

کہ ذکر اس مین ہے تیرے محبوب کا
ترے طالب اور تیری مطلوب کا

پڑھین اس کو جس بات کے واسطے
مرض یا بلیّات کے واسطے

سر دست بر آئے وہ مدعا
معاً دُور ہو جائے رنج وبلا

دوا ہو یہ ہر درد کے واسطے
شفا ہو زن و مرد کے واسطے

جو پڑھ کر کرین اسکو لڑکون پہ دم | پڑھاپے تک اُن کو نہ ہو کوئی غم
بلا دفع ہو اس سے آفاق کی | شفا ہو ہوا اس کے اوراق کی
جمے اس قدر رنگ تاثیر کا | کہ ہر شعر نسخہ ہو اکسیر کا
یہ جس شہر مین ہو الٰہی وہ شہر | نہ ہو موردِ شرّ و آفاتِ دہر
یہ جس گھر مین ہو اُس مین برکت رہے | ضرورت سے ساکن ہی برکت کی رہے
بیان اسما مین حضرت کی ہین معجزے | جنابِ رسالت کے ہین معجزے
یہ اِن معجزون کا ہو یارب اثر | رہین سب مکین شاد و آباد گھر
مدام آفتِ آسمانی سے حفظ | ہمیشہ ہو آگ پانی سے حفظ
کرے صدق نیّت سے جو اس کو ورد | فلاکت نہ پھٹکے کبھی اُس کے گرد
جو قیدی پڑھے قید سے ہو نجات | بحقِ محمّد علیہ الصّلوٰت
ملے اس کے قاری کو اجرِ عظیم | گنہ بخش دے اُس کی سب الٰہی کریم

استدعائے مصنف

جو بندے ہین اللہ کے حق شناس | یہی اُن کی خدمت مین ہے التماس
کہ جس وقت اسے بہرِ مطلب پڑھین | ورق دو ورق اس کے یا سب پڑھین
تو واجب ہے اول کرین وہ وضو | مناسب ہے پھر بیٹھنا قبلہ رو
پڑھین آپؐ کی روح پر فاتحہ | کہ ہے شرط بہرِ اثر فاتحہ
شریک اُس مین سب انبیاء کو کرین | ائمہ کو اور اولیاء کو کرین
اسی طرح حضرتؐ کے اصحاب کو | اسی طرح ازواج و احباب کو
پھر ان سب کے پیچھے ہی یہ بھی ضرور | کہ سو بار گن کر پڑھین یا غفور
کرین ہاتھ اُٹھا کر سوئے کبریا | گنہگار بندون کے حق مین دعا

خصوصاً وہ عاصی سراپا گناہ
کہ ہردم ہے اللہ سے عذر خواہ

وہ تصنیف ہے جس کی یہ مثنوی
وہ تالیف ہے جس کی یہ مثنوی

امیر احمدؐ اُس کا ہے مشہور نام
ہزار آفتون مین گھرا ہے مدام

غرض اس طرح جب دعا کر چکین
دعا کو سب آداب ادا کر چکین

تب اس کو پڑہین مُدعا کے لیے
یہ عنوان نہ چھوٹے خدا کے لیے

یہ ترتیب بہرِ اثر شرط ہے
نہ ہون اس سے غافل خبر شرط ہے

مناجاتِ عام

الٰہی الٰہی گنہ گار ہون
خُدایا خُدایا سیہ کار ہون

ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام
نہین کام کے میرے جتنے ہین کام

خطا ہر نفس کجروی دمبدم
رہِ راست بھولا ہوا ہر قدم

شبِ عمر غفلت مین آخر ہوئی
مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی

گناہون نے گھیرا مجھے اس طرح
گھرے نقطہ پرکار مین جس طرح

سیاہی گناہون کی جاتی نہین
یہ شب صبح ہونے کو آتی نہین

روان قافلہ کیا مین باندھون کمر
نہین کچھ مرے پاس زادِ سفر

نہ زر کا سہارا نہ کچھ زور کا
قضا سر پہ ہے سامنا گور کا

نہ روزہ نہ ہے ٹھیک میری نماز
جز اندیشۂ خام و حرصِ دراز

گرفتارِ جرم و خطا ہر نفس
ہوا خواہِ حرص و ہوا ہر نفس

گناہون کا انبوہ ایسا ہوا
خُدا مجھ سے کثرت مین تقوی ہوا

جو بعدِ تجسس ملے بھی کہین
کہے تجکو دھوکا ہوا مین نہین

ہوئی مفت برباد عمرِ عزیز
نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز

کشاکش مین یہ جانِ رنجور ہے
زمین سخت ہے آسمان دُور ہے

قضا گھات ہر دم لگائی ہوئی
غمِ گور پہلو دبائے ہوئی

جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے
جو ہم خانہ ہے دشمنِ خانہ ہے

عدو ہین مرے خود مرے دست وپا
گواہی یہی دین گے روزِ جزا

ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا
یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا

خلافِ طبیعت اگر بات ہو
کسی کو نہ پاسِ ملاقات ہو

ترِی ذات بندوں کی تنہا شریک
تری شان ہے وحدہٗ لاشریک

کرم اے خداوند چرخ و زمین
تری ذات ہے ارحم الراحمین

الٰہی مرا تجھ پہ کچھ حق نہین
سزاوارِ بخشش مین مطلق نہین

مگر تجھکو کہتے ہین سب ای کریم
لطیف و ودود و غفور و رحیم

مرا روزِ محشر نہ خالی ہو ہاتھ
جو دنیا سے اُٹھون تو ایمان کے ساتھ

مجھے دے گے عزت پشیمان نہ کر
دیا ہے جو خلعت تو عریان نہ کر

سزاوارِ ذلت ہون مین لاکلام
نہین عذر کا اس مین کوئی مقام

ترا قہر اگر گرمِ پرخاش ہو
گناہون کی میری نہ پاداش ہو

مگر تجھ سے امید ہے یا کریم
لڑکپن سے سُنتا ہون تجکو رحیم

مین عاصی ترا نام غفار ہے
نہ کر فاش پردہ کہ ستار ہے

ترا عفو عصیان سے ہمدوش ہی
عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے

الٰہی بحقِ رسولِؐ کبیر
الٰہی بحقِ جنابِ امیرؑ

الٰہی بہ اصحابِ خیرؐ الورا
الٰہی بہ انصارِ شاہِ ہُدا

پئے انبیاؑ و پئے اولیاؒ
پئے اتقیاؓ و پئے اصفیاؓ

گنہگار ہے ایک جزوِ ضعیف
حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف

بدن مین ہے رعشہ ترے خوف سے
لرزتے ہین اعضا ترے خوف سے

نہ کر میرے جرم و خطا پر نظر
رہے اپنے لطف و عطا پر نظر

کرم سے یہ روے سیہ کر سفید
دکھائے شبِ یاس صبحِ امید

بلاؤن مین تیری طرف دھیان ہو
جو مشکل پڑے مجھ پر آسان ہو

دمِ نزع کلمہ پڑہون دمبدم
رہون دینِ حق پر مین ثابت قدم

شیاطین اگر آئین بہرِ فتور
کرون تیغِ لاحول سے اُن کو دُور

نہ پھسلون کڑی نزع مین سہکے مین
سنبھالتا رہون یا علی کہہ کے مین

فرشتے جو آئین دمِ احتضار
نہ کانپون رہے دل مرا اُستوار

جُدا تن سے ہو جان تو اس طرح
نکلتی ہے پھولون سے بُو جس طرح

لحد تک جو لے جائین بیجان بدن
مرے اقربا بعدِ غسل و کفن

پسِ دفن پیش آئے راہِ مُہیب
نہ یاور نہ ہمدم مین تنہا غریب

نہ دیوار خانہ نہ ظلِ درخت
شبِ تیرہ و تار و ہنگامِ سخت

ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور
نہ ہون اُستخوانِ بدن چُور چُور

فرشتے وہ آنکھین نکالے ہوے
غضب گُرزِ آتش سنبھالے ہوے

مقامِ تلاطم مہیا عذاب
یہ طاقت ہے میری کہ دون مین جواب

مدد کو عنایت سے احمد کو بھیج
خدایا خدایا محمد کو بھیج

جواب اُن کو وہ میری جانب سے دین
رہا ہون زبان سے جو منّی کہین

اشارے سے اُن کے ہو میری نجات
گزارہ ہے رحمت مین اتنی ہی بات

محمد کے فیضِ قدم سے لحد
چمن ہو چمن المدد المدد

قیامت مین بھی مشکل آسان کر
گنا ہون پہ میرے نہ کچھ دھیان کر

وہ گرمی وہ دم اہلِ محشر کی بند
سوا نیزے پر آفتابِ بلند

قیامت کی سوزش غضب کا تعب — پسینے مین ڈوبی ہوئی خلق سب
ڈرے کیون نہ انسان کی کیا بساط — وہ میزان کی دہشت وہ خوف صراط
موکّل اِدھر گرز تو لے ہوے — جہنّم اُدھر مُنہ کو کھولے ہوے
تراسا منا سخت ہیبت کی جا — سراسیمہ سب انبیا اولیا
وہ میدان ہزارون برس کا وہ روز — دلون مین طپش آتشِ خانہ سوز
دمِ تیغ پر پاؤن ڈر کا محل — سنبھالے جسے تو وہ جائے سنبھل
ترے خوف سے گم رسولون کی ہوش — سوائے محمد دو عالم خموش
سرِ پاک سجدے مین تیرے حضور — زبان پر یہ جاری کرم اے غفور
الٰہی یہ جب پیش ہو مرحلہ — جرس وار نالان ہو ہر قافلہ
مین عاصی نہ ہون قیدی دامِ غم — محمد کا صدقہ کرم کر کرم
عدالت مین میرا گزارا نہین — فقط عفو یا ارحم الراحمین
جو ہو وزنِ اعمال خفّت نہ ہو — مری اہلِ محشر مین ذلّت نہ ہو
بچھا ایسی لطف و کرم کی بساط — کہ آسان کرون طے مین راہِ صراط
دمِ تیغ پر پاؤن قائم رہین — غلامِ محمد ہے یہ سب کہین
گزر جاؤن مشکل مقامون سی مین — کہ ہون مصطفٰے کے غلامون سی مین
شفاعت سے احمد کی بیڑا ہو پار — رہون تیرے سائے مین پروردگار
عنایت ہو تیری نبی کی مدد — کہ جنت مین پاؤن مقامِ ابد
امیرِ سیہ رو کی ہے التجا — کہ مان باپ میرے عزیز اقربا
ترے سایۂ عاطفت مین رہین — ترے سایۂ مکرمت مین رہین
رہون زندگی بھر مین عزت کے ساتھ — بسر ہو مری عمر حرمت کی ساتھ
الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو — پھرانا نہ مجھکو کبھی کو بکو

ہے حاجتوں میں یہ دل مستقیم		کسی کا نہ محتاج ہوں یا کریم
	کٹے سہل راہِ حیات و ممات برائے محمد علیہ الصّلوات	

تمام شد

تصنیفات حضرت امیر مینائی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ

امیر اللغات حصہ اول قیمت چھ روپے (للعہ)
حصہ دوم قیمت چھ روپے (للعہ)

صنمخانۂ عشق حضرت امیر مینائی رح کا دوسرا عاشقانہ دیوان تیسرا اڈیشن نہایت اعلیٰ اہتمام سے تیار ہوا ہے قیمت دو روپے عہ

محامد خاتم النبیین مع خیابانِ آفرینش اس مین حضرت امیر مینائی رح کا نعتیہ کلام جو غیر مطبوعہ تھا وہ بھی شریک کیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

زاد الامیر مصنفہ حضرت امیر مینائی رح قیمت پانچ آنے (۵ر)

نماز کے اسرار حضرت امیر مینائی رح کی تصنیف نماز کے فضائل کے بیان مین قیمت چار آنے (۴ر)

ذکرِ شاہِ انبیاؐ | **ابرِ کرم** | **نورِ تجلی**

صبحِ ازل | **لیلۃ القدر** | **شامِ ابد**

منیجر دفتر امیر المطابع حیدر آباد دکن